سپریم کورٹ رپورٹس (2006) SUPP. 9 ایس سی آر

جنوبی ہریانہ بجلی وترنگم لمیٹڈ بذریعہ منیجنگ ڈائریکٹر اور دیگران

بنام

مہندر سنگھ (متوفی) بذریعہ قانونی نمائندے

29 نومبر 2006ء

[ارجیت پاسیات اور ایس۔ ایچ۔ کپاڈیا، جسٹسز]

قانون ملازمت:

ہریانہ اسٹیٹ الیکٹریسٹی بورڈ ملازمین (سزا اور اپیل) ضابطے، 1990۔ ضابطہ 7:

ملازم کو بجلی چوری کے بدعنوانی کے الزام میں نوکری سے برطرف کرنا- اپیلیٹ اتھارٹی کی جانب سے مسترد کیے گئے حکم کے خلاف اپیل دائر کرنا- عدالت عالیہ کی جانب سے اس معاملے کو ضابطہ 7 کی شرائط کے تحت نئے سرے سے فیصلہ کرنے کے لیے متعلقہ اتھارٹی کے حوالے کرنا- اپیل پر، قرار دیا گیا: ریکارڈ پر ایسا کوئی مواد نہیں رکھا گیا جس سے یہ ظاہر ہو کہ اپیل کنندہ/ آجر کو کارروائی کے بارے میں کوئی علم تھا- لہذا عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کردہ حکم کو کالعدم قرار دے دیا گیا اور معاملے کو خارج کر دیا گیا۔ عدالت عالیہ کو نئے سرے سے غور وخوض کے لئے بھیجا جائے- ہدایات جاری کی گئیں۔

جواب دہندہ کو ٹی میٹ کے طور پر مقرر کیا گیا تھا اور بعد میں ہریانہ اسٹیٹ الیکٹریسٹی بورڈ میں باقاعدہ لائن مین کے طور پر ترقی دی گئی تھی۔ ان کی خدمات اپیل کنندہ نمبر 1 یعنی ایک کمپنی کو منتقل کر دی گئیں۔ 23.4.2002 کو انہیں ایک وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا گیا جس میں نشاندہی کی گئی کہ میٹر سائٹ براہ راست

سپلائی کے ساتھ پائی گئی تھی ،اور، لہذا، وہ توانائی چوری کرنے کے غلط کام کا قصوروار تھا۔انہیں معطل کر دیا گیا تھا۔ان کی طرف سے دائر کی گئی قانونی اپیل کو اتھارٹی نے مسترد کر دیا تھا۔ناراض ہو کر ملازم نے رٹ پٹیشن دائر کی۔جب معاملہ داخلے کے لیے مقرر کیا گیا تو ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل نے نوٹس قبول کر لیا۔درخواست گزاروں کے مطابق ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل نے مبینہ طور پر ریاست اور اپیل کنندگان کی جانب سے نوٹس قبول کیا تھا لیکن انہوں نے درخواست گزار کو نوٹس کی وصولی کے نوٹس میں نہیں لایا۔عدالت عالیہ نے ہریانہ اسٹیٹ الیکٹریسٹی بورڈ ایمپلائز (سزا اور اپیل) ضابطہ،1990 کے ضابطہ 7 کے مطابق نئے فیصلے کے لئے معاملے کو اتھارٹی کے حوالے کرتے ہوئے عرضی نمٹا دی۔عدالت عالیہ نے نظر ثانی کی درخواست خارج کر دی۔لہذا موجودہ اپیل۔

درخواست گزاروں نے دلیل دی کہ نوٹس کی مناسب سروس کے بغیر ہی عدالت عالیہ نے معاملے کو نمٹا دیا ہے۔ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل نے نوٹس قبول کیا حالانکہ ان کے پاس ایسا کرنے کا اختیار نہیں تھا کیونکہ وہ پینل کے وکلاء میں سے ایک تھے اور مقدمہ ان کو الاٹ ہونے کے بعد ہی وہ اسے سنبھال سکتے ہیں۔

جزوی طور پر اپیل کی منظوری دیتے ہوئے،عدالت

فیصلہ: جواب دہندگاں کی جانب سے ایسا کوئی مواد ریکارڈ پر نہیں لایا گیا ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ درحقیقت اپیل کنندگان کو کارروائی کے بارے میں کوئی جانکاری تھی۔اس لیے تحریری عرضی میں موجود بنیادی حکم اور نظر ثانی کی درخواست میں پاس کیے گئے حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔اس معاملے کو نئے سرے سے غور وخوض کے لئے عدالت عالیہ میں بھیج دیا گیا ہے۔[784-اے-بی]

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 5271 آف 2006۔

سی ڈبلیو پی نمبر 866 / 2004 میں چنڈی گڑھ میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 28.7.2005 اور 3.2.2006 کے فیصلے اور احکامات اور سی ڈبلیو پی نمبر 866 / 2004 میں سی ایم نمبر 21131/2005 سے۔

نیرج کمار جین، بھرت سنگھ، سنجے سنگھ، وکرانت ہوڈا، اومنگ شنکر اور اوگرا شنکر پرساد اس تقرری کے لئے نامزد ہیں۔

جواب دہندگان کی طرف سے وریندر کمار شرما۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا

جسٹس ارجیت پاسایت۔ اجازت دے دی گئی۔

اس اپیل میں چیلنج پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کی ڈویژن بنچ کی جانب سے مہندر سنگھ نامی شخص کی جانب سے دائر تحریری عرضی کو منظور کرنے کے حکم کو چیلنج کیا گیا ہے۔ عدالت عالیہ میں تحریری عرضی زیر التوا ہونے کے دوران مذکورہ مہندر سنگھ کی موت ہو گئی اور ان کی جگہ ان کے قانونی وارثوں نے لے لی۔ پس منظر کے حقائق مختصر طور پر درج ذیل ہیں:

مہندر سنگھ کو 23.4.1972 کو ہریانہ اسٹیٹ الیکٹریسٹی بورڈ میں ٹی میٹ کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ اس کے بعد انہیں باقاعدہ لائن مین کے طور پر ترقی دی گئی۔ ان کی خدمات اپیل کنندہ نمبر 1 (اس کے بعد 'آجر' کے طور پر جانا جاتا ہے) کو منتقل کر دی گئیں۔ 23.4.2002 کو انہیں ایک وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا گیا جس میں نشاندہی کی گئی کہ میٹر سائٹ براہ راست سپلائی کے ساتھ پائی گئی تھی اور، لہذا، وہ توانائی چوری کرنے کے غلط کام کا قصوروار تھا۔ اس کے مطابق معاوضے کا جائزہ لیا گیا۔ یہ رقم بعد میں ادا کی گئی۔ انہیں معطل کر دیا گیا تھا اور ان کے خلاف فرد جرم دائر کی گئی تھی۔ 2002.6.18 کو انہوں نے ایک جواب جمع کرایا۔ 2002.9.13 کو انہیں ملازمت سے برخاست کر دیا گیا۔ چیف انجینئر (او پی) کے سامنے ان کی قانونی اپیل زون کو برخاست کر دیا گیا۔ اس کے بعد انہوں نے 2003.10.26 کو نظر ثانی کی درخواست دائر کی۔ اسے اس بنیاد پر دوبارہ پیش کیا گیا تھا کہ برطرفی کا حکم اس افسر نے جاری کیا تھا جو نظر ثانی کا اتھارٹی تھا اور کوئی دوسرا افسر دستیاب نہیں تھا۔ اس کے بعد تحریری عرضی دائر کی گئی۔ ایسا لگتا ہے کہ جس تاریخ کو معاملہ داخلے کے لیے پوسٹ کیا گیا تھا، اس دن فاضل ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل نے نوٹس قبول کر لیا تھا۔ درخواست گزاروں

کے مطابق ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل نے مبینہ طور پر ریاست اور اپیل کنندگان کی جانب سے نوٹس قبول کیا تھا۔ لیکن انہوں نے نوٹس کی وصولی کے بارے میں اپیل کنندہ کے علم میں نہیں لایا۔ وہ اپیل کنندہ کی طرف سے کوئی نوٹس وصول کرنے کا مجاز نہیں تھا۔ عدالت عالیہ نے نوٹ کیا کہ جواب دہندگان کی نمائندگی کرنے کے لئے کوئی بھی موجود نہیں تھا اور اس لئے جواب دہندگاں کی غیر موجودگی میں تحریری عرضی کو نمٹا دیا گیا۔ برطرفی کے حکم کو خارج کر دیا گیا اور اس معاملے کو ہریانہ اسٹیٹ الیکٹریسٹی بورڈ ایمپلائز (سزا اور اپیل) ضابطہ، 1990 (اس کے بعد 'ضابطہ' کہا جاتا ہے) کے ضابطہ 7 کے مطابق نئے فیصلے کے لئے اتھارٹی کو بھیج دیا گیا۔ عدالت عالیہ نے کہا کہ ضابطہ 7 میں بیان کردہ بڑے جرمانے عائد کرنے کے طریقہ کار پر عمل نہیں کیا گیا تھا۔

حالانکہ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے، اپیل گزاروں کے وکیل نے اپیل کی حمایت میں کئی بنیادیں اختیار کی ہیں کہ نوٹس کی مناسب سروس کے بغیر ہی معاملے کو نمٹا دیا گیا ہے۔ فاضل ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل نے نوٹس قبول کیا حالانکہ ان کے پاس ایسا کرنے کا اختیار نہیں تھا کیونکہ وہ پینل کے وکلاء میں سے ایک تھے اور مقدمہ ان کو الاٹ ہونے کے بعد ہی وہ اسے سنبھال سکتے ہیں۔ درخواست گزاروں کی جانب سے نوٹس جاری نہ کرنے کی بنیاد پر دائر نظر ثانی کی درخواست کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا گیا تھا کہ برطرفی کا حکم قدرتی انصاف کے اصولوں کی پاسداری کے بغیر جاری کیا گیا تھا۔ عدالت عالیہ نے اسے خارج کر دیا اور اس معاملے کو نئے سرے سے غور وخوض کے لئے اتھارٹی کے حوالے کر دیا۔

اس موقف میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ نوٹس قبول کرنے والے فاضل ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل اپیل کنندگان کی جانب سے نوٹس وصول کرنے کے مجاز نہیں تھے۔

یہ جواب دہندگاں کا معاملہ نہیں ہے کہ نوٹس وصول کرنے کا کوئی عام اختیار تھا اور نوٹس جاری ہونے کے بعد ہی یہ کیس پینل میں موجود کسی وکیل کو الاٹ کیا جاتا ہے۔ لہذا، یہ کہا جاتا ہے کہ اپیل کنندگان کو کارروائی کے بارے میں کوئی جانکاری نہیں تھی۔ جواب دہندگاں کی طرف سے ایسا کوئی مواد ریکارڈ پر نہیں لایا گیا ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ درحقیقت اپیل کنندگان کو کارروائی کے بارے میں کوئی جانکاری تھی۔ اس لیے تحریری عرضی میں موجود بنیادی حکم اور نظر ثانی کی درخواست میں پاس کیے گئے حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ اس معاملے کو

نئے سرے سے غور وخوض کے لئے عدالت عالیہ میں بھیج دیا گیا ہے۔ درخواست گزار جواب دہندگاں کے ذریعہ تحریری عرضی میں اٹھائے گئے شکایات سے واقف ہیں۔ اگر کوئی ہو تو انہیں آج سے چھ ہفتوں کے اندر جوابی حلف نامہ داخل کرنے دیں۔ اس کے بعد عدالت عالیہ قانون کے مطابق اس معاملے میں آگے بڑھے گا۔

اخراجات کے بارے میں کسی حکم کے بغیر مذکورہ بالا حد تک اپیل کی منظور دی جاتی ہے۔

ایس کے ایس

اپیل پارٹی نے منظوری دی۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this
document